عقیدہ ختم نبوت کی آدمی کے اسلام وایمان کے ساتھ ربط کی اہمیت کو انسانی روح اور جسد کے باہمی ربط کی مثال کے ساتھ سمجھا جاسکتا ہے۔جس طرح روح کے نکل جانے سے بدن انسانی بے کار اور ڈھیروں مٹی تلے دبانے کے قابل ہوتا ہے۔اسی طرح عقیدہ ختم نبوت ایمان کا وہ جزء لاینفک ہے۔جس میں معمولی لغزش بھی آدمی کے عقائد وایمانیات کو رائیگاں کر دیتی اور آدمی ارتداد کی راہ پر چل نکلتا ہے یہی وہ متفق علیہ عقیدہ ہے جس کی حقانیت پر اہل سنت والجماعت کے سلف وخلف متحد ومتفق چلے آرہے ہیں۔اس میں کوئی دورائے نہیں کہ اس عقیدہ سے منحرف دائرہ اسلام سے خارج اور مرتد ہے۔عقیدہ ختم نبوت کو رب تعالیٰ نے قرآن حکیم میں یوں بیان کیا ہے۔

ماکان محمد ابآ احد من رجالکم ولکن رسول الله و خاتم النبیین و کان الله بکل شئی علیما(الاحزاب)

چونکہ یہ عقیدہ صریح نص قرآنی سے ثابت ہے لہٰذا فرمان باری تعالیٰ **انا نحن نزلنا الذکر وانا له لحفظون** کے تحت اس کی حفاظت کی ذمہ داری رب تعالیٰ کے پاس کیونکہ آیت مذکورہ جہاں قرآن کے الفاظ وکلمات کی محافظت پر دلالت کرتی ہے وہیں اس کتاب میں بیان کردہ احکام ومسائل عقائد وایمانیات کی من جانب اللہ محافظت کا ثبوت فراہم کرتی ہے اور یہ اعزاز کتب سماوی میں سے صرف قرآن حکیم کا مقدر بنا ہے۔

قارئین ذی وقار!

جب ملعون مسلیمہ کذاب نے دعوی نبوت کر دیا تو رب تعالیٰ نے اس ناسور کے خاتمہ

کے لئے اصحاب رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی مقدس جماعت کا انتخاب فرمایا اس کے بعد مشن صحابہ پر چلنے والے ہر دور میں تحفظ ختم نبوت کا فریضہ نبھاتے رہے یہاں تک کہ جب بھارت کے شہر قادیان سے حضور علیہ الصلوۃ و السلام کی نبوت پر ضرب لگانے کی ناکام جسارت ہوئی تو اللہ مالک نے نبوت مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی چوکھٹ پر پہرے داری کے لئے بھی ان لوگوں کا انتخاب فرمایا جو مسیلمہ کذاب کی جھوٹی نبوت کے مقابلے میں آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے علم کو بلند رکھنے والے یاران رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حقیقی اور سچے جانشین، انہی کے منہج و مسلک کو اپنانے والے ہیں اور وہ اول دستہ حاملین کتاب وسنت اہل الحدیث کا ہے انہی کی پیش قدمی کے بعد دیگر مسالک کے علماء میں قادیانیت کیخلاف خدمات سرانجام دینے کی تحریک پیدا ہوئی۔

محترم قارئین!

علمائے اہل الحدیث کی ختم نبوت کے ہر محاذ پر خدمات مثالی اور لائق صد تحسین ہیں لیکن یہ عاجز ان سطور میں صرف اپنے اکابر کی تحفظ ختم نبوت اور تردید قادیانیت کے سلسلہ میں قلمی خدمات کو سپرد قلم کرنا چاہتا ہے تو لیجئے جناب اس حوالے سے اولین قلمی کاوش جس شخصیت کا مقدر بنی وہ سرخیل اہلحدیث مولانا محمد حسین بٹالوی علیہ الرحمہ کی شخصیت تھی۔ جنہوں نے مرزا کے کفر و ارتداد کو بھانپ کر علمائے برصغیر میں سے سب سے پہلے مرزا ملعون کی تکفیر کا فتویٰ اپنے استاد مکرم سند المحدثین سید نذیر حسین محدث دہلوی علیہ الرحمۃ سے طلب کیا اور پھر ہندوستان بھر سمیت ہندوستان بھر کے علماء سے اس پر دستخط کروائے اور اپنے جاری کردہ رسالے اشاعۃ السنہ میں اس کو شائع کیا۔ علامہ محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ نے اپنے مقالہ میں دستخط کرنے والے علماء کی تعداد دو سو بتلائی ہے۔ اس کے علاوہ ان کی قلمی کاوشوں میں جو انہوں نے مرزائیت کی تردید میں سرانجام دیں۔

(i) خیالی مسیح اور اس کے فرضی حواری

(ii) تین گواہ

(iii) مرزا قادیانی اور مرزائیوں کے بارے چند سوالات

(iv) اشاعۃ السنۃ

بلکہ حضرت بٹالوی علیہ الرحمہ کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے ان کے جاری کردہ رسالے اشاعۃ السنۃ کے متعلق مولانا اشرف جاوید حفظہ اللہ لکھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے کہ اشاعۃ السنۃ کے بغیر قادیانیت کی تاریخ لکھی ہی نہیں جا سکتی۔''

(ضیائے حدیث اپریل'' مئی 2009)

کتب ثانیہ علی رد مرزائیہ

تحفظ ختم نبوت اور قادیانیت کی تردید میں جس شخصیت نے ایک تحریک و انجمن کی حیثیت سے خدمات سرانجام دیں وہ جرنیل سپاہ ختم نبوت' شیخ الاسلام والمسلمین' حجۃ اللہ فی الارض مولانا ثناء اللہ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ کی ہستی ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ مولانا کی خدمات کاغذ پر تحریر ہوتے ہوئے۔ سینکڑوں اوراق کا مطالبہ کرتی ہیں تصنیف و تحریر ہو یا تقریر و مناظرہ مولانا امرتسری ہر میدان میں شاہین و شہباز نظر آئیں گے۔ آپ کی اردو زبان میں مطبوع تفسیر ثنائی مرزائیت کی تردید میں وسع عالمانہ' محققانہ مواد رکھتی ہے۔ جس کے متعلق معروف دیوبندی عالم مفتی زرولی خان (جو صاحب معارف السنن مولانا یوسف بنوری کے شاگرد اور جامعہ احسن العلوم کراچی کے شیخ الحدیث والتفسیر ہیں) کے تاثرات سننے کا اتفاق ہوا جو انہوں نے اپنے دورہ تفسیر القرآن میں شریک طلبہ کے سامنے رکھے انہوں نے طلبہ کو نصیحت کرتے ہوئے کہا کہ جو طلبہ مرزائیت کے خلاف کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہوں ان کو میں نصیحت کرتا ہوں کہ وہ تفسیر ثنائی کو ضرور سامنے رکھیں اور وہ مولانا امرتسری علیہ الرحمۃ کو تردید مرزائیت میں خدمات کی بناء پر بلاشبہ تمام گروہوں کا امام تسلیم کرتے ہوئے ان کی خدمات کی وجہ سے احسان مند ہوئے ہیں اور دعا گو بھی

آپ کی اس موضوع پر دیگر مطبوعات ہیں

الہامات مرزا	ہفوات مرزا
صحیفہ محبوبیہ	فاتح قادیان

آفۃ اللہ	فتح ربانی در مباحثہ قادیانی
عقائد مرزا	مرقع مرزا
چیستان مرزا	زار قادیان
شاہ انگلستان اور مرزائے قادیان	لیکھ رام اور مرزا
ثنائی پاکٹ بک	قادیانی مباحثہ دکن
شہادت مرزا	نکات مرزا
ہندوستان کے دو ریفارمر	محمد قادیانی
قادیانی حلف کی حقیقت	تعلیمات مرزا
فیصلہ مرزا	تفسیر نویسی کا چیلنج اور
فرار	
علم کلام مرزا	عجائبات مرزا
نا قابل مصنف مرزا	بہاء اللہ اور مرزا
اباطیل مرزا	مکالمہ احمدیہ
بطش قدیر بر قادیانی تفسیر کبیر	محمود مصلح موعود
تحفہ احمدیہ	مراق مرزا
عشرہ کاملہ	

یہاں پر حضرت شیخ الاسلام کی رد مرزائیت پر لکھی گئی کتب کی صحیح تعداد کے متعلق معروف دیوبندی عالم مولانا اللہ وسایا کی تحقیق کا ذکر کرنا مناسب ہوگا جس کو مورخ جماعت غربا اہلحدیث رمضان یوسف سلفی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی تصنیف عقیدہ ختم نبوت کے تحفظ میں علمائے اہلحدیث کی مثالی خدمات میں چونتیس بتلایا ہے۔(ص نمبر 40)

میں ادب واحترام کے ساتھ مولانا اللہ وسایا کی خدمت میں عرض کرتا ہوں کہ اپنی تحقیق پر نظر ثانی فرمایئے کیونکہ حضرت شیخ الاسلام کی خودنوشت سے مولانا سلفی مرحوم نے

ایک اقتباس نقل کیا ہے جس میں حضرت امرتسری بقلم خود فرماتے ہیں کہ ''قادیانی تحریک کے متعلق میری کتابیں اتنی ہیں کہ مجھے خود ان کا شمار یاد نہیں'' (ص38)

ہم نے بحمد للہ اپنے اسی مضمون میں مولانا کی تفسیر ثنائی۔ کے علاوہ اس موضوع پر چھتیس کتب کا نام لکھا ہے جو ہمارے علم میں آسکیں۔ ہم تمام مسالک کے علماء کی مساعی جمیلہ کو جو انہوں نے اس سلسلہ میں سرانجام دیں قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں اور باعزت مقام بھی دیتے ہیں لیکن ساتھ ہی اپنے اکابر کی جہود وقربانیاں جن کو پیش کر کے انہوں نے امت پر احسان کیا ہے اس کے کسی بھی پہلو کو نہ حذف کرنے کی اجازت دیں گے اور نہ گمنام بنانے کی اجازت ان شاء اللہ اللھم انصرنا فلا تنصر علینا

تو بات چل رہی تھی حضرت شیر پنجاب کی مطبوعہ کتب کی لیکن آپ نے اسی عنوان سے متعلق دیگر مضامین کو بھی مختلف جرائد ورسائل کی زینت بنایا ہے مگر وہ کتابی صورت میں شائع نہ ہو سکے جن میں چند ایک کے عنوان ملاحظہ ہوں۔

☆ مذہبی مناظروں میں غیر مسلم حکم ☆ سیرتی جلسوں کی حقیقت کھل گئی۔ ☆ نبوت کا دروازہ کھل گیا (اس مضمون میں مولانا نے مرزا کے دعویٰ نبوت پر تنقید کی ہے) ☆ مسلمان اور مسیح قادیان ☆ اصولی بحث سے کون منہ بھرتا ہے؟ مولوی محمد علی یا ایڈیٹر اہلحدیث ☆ ابتداء اور انتہا مرزا ☆ مسیح موعود جہاد بالسیف کرے گا'

مولانا عبداللہ معمار امرتسری رحمۃ اللہ

آپ اگرچہ کسی دینی مدرسے کے فارغ التحصیل نہ تھے مگر جب اللہ تعالیٰ کسی کو اپنے دین کیلئے قبول فرمالے تو علم اور صلاحیتوں سے بھی نواز دیتا ہے۔ مولانا امرتسری کی محبت اور قادیانیت کی تردید میں کتب کثیرہ کے مطالعہ نے آپ کی علمی حیثیت کو ثریا تک پہنچا دیا اور میری اس بات کی تائید وہ حضرات ضرور کریں گے جنہوں نے محمدیہ پاکٹ بک کا مطالعہ کیا ہے۔ آپ کے مختصر مگر قابل رشک حالات زندگی مورخ اہلحدیث علامہ محمد اسحاق بھٹی رحمہ اللہ نے اپنی تصنیف ''چمنستان

حدیث'' میں تحریر کئے ہیں۔

آپ کی محمدیہ پاکٹ بک کو حضرت بھٹی علیہ الرحمۃ نے اپنے ایک مقالہ (جس میں آپ نے ختم نبوت کیلئے اہل حدیث کی تگ و دو کو بہترین پیرائے میں بیان کیا ہے) کے اندر مرزائیت کے خلاف انسائیکلو پیڈیا سے تعبیر کیا ہے۔

مولانا اشرف جاوید حفظہ اللہ لکھتے ہیں

ایک دفعہ ایک مولوی صاحب جوافریقہ جارہے تھے مجھے کہنے لگے وہاں قادیانی بہت ہیں مجھے کوئی ایسی کتاب کی نشاندہی کریں جو ہر قسم کے جوابات کیلئے کافی وشافی ہو میں نے ان کو محمدیہ پاکٹ بک کی نشاندہی کی وہ خرید کر لے گئے بعد میں ملاقات ہوئی تو انہوں نے کہا اس کتاب کی بدولت مجھے وہاں کوئی دقت پیش نہیں آئی (ضیائے حدیث اپریل' مئی 2009)

آپ کی دیگر کتب میں

☆عالم کباب مرزا☆ اکاذیب مرزا☆ برہان حق ☆ مطالعات مرزا☆ مرزا قادیانی کی راست بیانیوں پر ایک نظر

مولانا حبیب اللہ کلرک امرتسری رحمہ اللہ

قادیانیت کے خلاف مجاہدین علماء کی جو جماعت حضرت شیخ الاسلام نے تیار فرمائی ان میں ایک نام مولانا حبیب اللہ امرتسری کا بھی ہے رد مرزائیت میں آپ کی کاوشیں جن کا تعلق بالخصوص قلم وقرطاس سے ہے قابل قدر ہیں ان کی تصانیف درج ذیل ہیں۔

☆عمر مرزا☆ مرزائیت کی تردید بطرز جدید

☆نزول مسیح ☆ مرزا قادیانی نبی نہ تھا مع رسالہ غذائے مرزا

☆بشارت احمدی ☆ مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی قرآن دانی مع رسالہ واقعات نادرہ

☆حلیہ مسیح مع رسالہ ایک غلطی کا ازالہ

☆معجزہ و مسمریزم میں فرق ☆عیسیٰ علیہ السلام کا حج کرنا اور مرزا قادیانی کا بغیر حج کے مرنا

☆حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا رفع اور آمد ثانی ابن تیمیہ حرانی کی زبانی

☆مرزا قادیانی مثیل مسیح ☆حضرت مسیح کی قبر کشمیر میں ہے

☆عون المعبود تردید اوہام مرزا محمود

مولانا ابراھیم میر سیالکوٹی اور ان کی تصانیف

حضرت میر سیالکوٹی رحمہ اللہ شیخ الکل سید نذیر حسین محدث دہلوی علیہ الرحمۃ کے ان قابل فخر تلامذہ میں سے تھے جو اپنی قابلیت اور خداداد صلاحیتوں میں اپنا ثانی نہ رکھتے تھے۔ آپ نے دین وملت کیلئے گرانقدر خدمات سرانجام دیں مسجد کے منبر ومحراب سے لے کر ہر وہ شعبہ جس میں دین ومسلک، ملک وقوم کی خدمت کا موقع پایا داخل ہوئے اور نتیجہ خیز خدمات سرانجام دیں۔

آپ تحفظ ختم نبوت اور رد مرزائیت کیلئے صف اول کے مجاہد رہے اور اللہ کی نصرت و تائید کے ساتھ اس کے لئے اپنی تمام صلاحیتوں کو بروئے کار لائے آپ نے اس موضوع کے حوالے سے کئی ایک کتب کی تصنیف فرمائی جن میں سے ''شہادت القرآن'' دو حصوں پر مشتمل ایسی کتاب ہے جس میں حیات اور نزول عیسیٰ علیہ السلام پر سیر حاصل بحث کی گئی ہے اور اس موضوع پر جتنی بھی کتب متاثرین علمائے امت نے لکھی ہیں ان تمام کتب میں یہ کتاب ام الکتب کا درجہ رکھتی ہے والحمدللہ دیگر کتب میں

☆ خاتم النوۃ بعموم الدعوۃ جامعہ الشرعیہ ☆ صلائے حق

☆ الخیر الصحیح من قبر المسیح ختم نبوت اور مرزا قادیانی

☆ مرقع قادیانی ☆ رسائل ثلاثہ (امام زماں ☆ مہدی منظر ☆ مجدد دوراں)

☆ نزول الملائکہ والروح علی الارض ☆ مرزا غلام احمد کی بدکلامیاں

☆ مسلم الوصول الی اسرار اسراء الرسول ☆ تردید مغالطات مرزائیت

☆ قادیانی مذہب ☆ آئینہ قادیانی

☆ رحلت قادیانی ☆ فیصلہ ربانی بر مرگ قادیانی

☆ کتب الحقائق ☆ فص ختم نبوت

☆ کھلی چٹھی ☆ صدائے حق

☆ختم نبوت

کریمہ امنکریم مولانا ابو القاسم سیف بنارسی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب'

☆ردمرزائیت ☆قضاء ربانی بردعاء قادیانی

☆غلام احمد قادیانی کے جوابات پر ایک نظر

☆جواب دعوت ☆معیار نبوت

☆نورالاسلام بجواب ظہور اسلام

☆دفع اوہام جواب ظہور امام

مولانا بشیر احمد شہسوانی رحمہ اللہ

اللہ تعالیٰ نے حضرت شیخ الکل کے تلامذہ میں سے ہر تلمیذ کو دین وملت کا درخشندہ ستارہ بنایا جو میرے رب کا حضرت شیخ الکل پر خاص فضل واحسان تھا انہی تلامذہ میں ایک مہ درخشاں مولانا بشیر احمد شہسوانی ہیں آپ کا مرزا ملعون سے حیات مسیح پر تحریری مناظرہ ہوا جو اس کے مولانا کے ساتھ اسی موضوع پر تقریری مناظرے سے انکار اور راہ فرار کی کوشش پر طے پایا اس مناظرہ میں بھی مرزا کذاب نے فرار ہونے میں خیر سمجھی لیکن چونکہ اس کا پالا ایک ایسے شخص سے پڑا تھا جو ختم نبوت کی چوکھٹ کا حقیقی معنوں میں رکھوالا اور حضرت شیخ الکل کے چشمہ فیض سے سیراب ہوا تھا لہٰذا اس کو فرار ہوتے وقت بھی منہ کی کھانا پڑی بعد میں یہ تحریری مناظرہ

''الحق الصریح فی اثبات حیات مسیح'' کے عنوان سے کتابی شکل میں چھپا

قاضی سلیمان سلمان منصور پوری رحمۃ اللہ علیہ

ردقادیانیت میں قلمی جہاد کرنے والے سابقون اولون میں سے ایک نام حضرت قاضی صاحب کا بھی ہے جب ہندوستان میں قادیانی ناسور اپنے پھیلنے کے ابتدائی مراحل میں تھا تو آپ نے اپنی کم سنی میں ہی مرزا کی تردید کرتے ہوئے ''غایت المرام'' اور دوسری کتاب ''تائید اسلام'' تصنیف کی۔

شیخ الاسلام مجتہد العصر حافظ عبداللہ محدث روپڑی علیہ الرحمہ

تحفظ ختم نبوت اور تردید مرزائیت کیلئے آپ کی تحقیقی و قلمی جہود ہفت روزہ تنظیم اہلحدیث کے صفحات گواہ ہیں آپ کی ''مرزائیت اور اسلام'' کے نام سے مطبوع کتاب اپنی خصوصیات میں دیگر کتب سے جدا ہے

اسیر کالا پانی مولانا جعفر تھانیسری رحمہ اللہ

آپ نے اس موضوع پر ''تائید در رونشان آسمانی'' تصنیف فرمائی۔

امام العصر محدث زماں عبدالستار محدث دھلوی رحمہ اللہ

آپ کی ''القول الصحیح فی اثبات حیات المسیح'' مرزائیت کے بت کدے پر ضرب کاری ہے۔

حضرت العلام شیخ المشائخ حافظ محمد گوندلوی رحمہ اللہ

آپ کے علم و فضل سے ہر ذی علم اہلحدیث واقف ہے۔ آپ کی ہستی جامع المعقول و المنقول، مرجع العلماء محدث پنجاب حضرت وزیر آبادی علیہ الرحمۃ کی مسند حدیث کی وارث تھی۔ آپ کی تصنیف ''ختم نبوت'' اپنے موضوع پر شاہکار ہے۔

مفکر اسلام مولانا محمد حنیف ندوی علیہ الرحمہ

پاکستان کی اسمبلی میں غیر مسلم اقلیت قرار دی جانے والی مرزائیت کے لئے اولین جستجو آپ کے نصیبے میں آئی اس کے علاوہ آپ کی کتاب ''مرزائیت نئے زاویوں سے'' اہل علم کے ہاں مقبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔

شہید عالم اسلام علامہ احسان الٰہی ظہیر نور اللہ مرقدہ

ختم نبوت والو! تم نے مجھے کہیں بلانا ہو تو بس گھر میں ایک پرچی پھینک آیا کرو میں آ جایا کروں گا۔ کیونکہ جاں بلب مریض کی خبر پہلے لینی چاہیے۔ حضرات! یہ وہ جذبہ تھا جس کا اظہار خطیب ملت، شاہین ختم نبوت علامہ ظہیر رحمہ اللہ نے مسجد شہدا لاہور میں کیا تھا۔ اس کے ساتھ ساتھ تحفظ ختم نبوت کیلئے اپنے اکابر کی جہود کا دفاع اور اس کی محافظت کیلئے مجاہدانہ کردار ادا کرنے میں بلاشبہ آپ لاثانی تھے۔

اس سلسلہ میں ایک واقعہ ملا حظہ ہو جس کو ادیب اہلحدیث ابوبکر قدوسی حفظہ اللہ نے ''تیرا نقش قدم دیکھتے ہیں'' میں تحریر کیا ہے۔ لکھتے ہیں

''اپنے مسلک کی غیرت کا شاہکار آپ کا وہ خطاب بھی تھا جب آپ ختم نبوت کانفرنس میں گئے۔ یہ کانفرنس گوجرانوالہ میں منعقد ہوئی جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء جمع تھے۔ یہ فطری امر ہے کہ ہر بندہ اپنے نقطہ نظر کا محافظ ہوتا ہے۔ اپنے عقیدے اور بزرگوں کے محاسن بیان کرنے کی سعی میں ہوتا ہے۔ اس روز بھی ایسے ہی ہوا جب آپ پنڈال میں داخل ہوئے ایک مولوی صاحب خطاب کر رہے تھے۔ جن کا تعلق مسلک دیوبند سے تھا۔ مجمع میں دیوبندی اور اہل حدیث کافی تعداد میں موجود تھے جبکہ دوسرے مکاتب فکر کے لوگ بھی موجود تھے۔ اب ان صاحب نے تحریک ختم نبوت کی جدوجہد کو صرف اپنے بزرگوں کے ''کھاتے'' میں ڈالنا شروع کیا ہوا تھا' مگر آپ کے پنڈال میں داخل ہونے کے بعد مولانا کا لب ولہجہ تبدیل ہو چکا تھا۔ پھر بھی معاملہ کچھ کچھ آپ کی سمجھ میں آ گیا تھا جب آپ اسٹیج پر تشریف فرما ہوئے تو اہل حدیث پر جوش ہونا شروع ہو گئے۔ مولانا صاحب کی جارحانہ تقریر کے سبب جو چہرے کملائے ہوئے تھے۔ نسبتاً کھل اٹھے۔ مولانا یوسف احرار' جو معروف اہل حدیث شاعر تھے' نے علامہ کو جا کر ایک رقعہ دیا۔ جس میں سارا معاملہ لکھا اور فرمائش کی کہ اس بات کا جواب ادھر ہی دیا جائے یعنی قصہ زمین برسر زمین کچھ یہ بات بھی تھی کہ علامہ پہلے ہی مولوی صاحب کی تقریر کے آخری حصے کو سن کر غصے میں آ چکے تھے۔ مزید کام اس رقعے نے کر دیا۔ آپ مائیک پر آئے۔ واسکٹ پہنی ہوئی تھی جس کو اتارتے ہوئے بنا دیکھے پیچھے پھینکا' آستینیں چڑھالیں' بہت مختصر خطبہ پڑھا اور تقریر کا آغاز کیا۔ آپ کا خطاب کیا تھا.....اک شیر کی آمد تھی۔ ایک شیر للکار رہا تھا۔

''کس شیر کی آمد ہے کہ رن کانپ رہا ہے''

سلام ثناء اللہ امرتسری! تیری عظمت کو سلام

سلام میر سیالکوٹی! تیری محنت کو سلام

سلام محمد حسین بٹالوی! تیرے علم کو سلام
سلام احمد دین گکھڑوی! تیرے مقام کو سلام

غرض یہ کہ اپنے بزرگوں کی عظمت کے تذکرے کرتے ہوئے تقریر کا آغاز کیا' کہنے لگے

''جلسہ کرتے ہو ختم نبوت کا مشترکہ اور بات کرتے ہو اپنے اپنے مسلک کی اور وہ بھی احسان الٰہی ظہیر کے ہوتے ہوئے''

سارا مجمع خطابت کے سحر میں جکڑا جا چکا تھا اور اسٹیج پر بیٹھے علماء آپ کے غصے اور جوش و جذبے پر ساکت و جامد تھے۔ اور حاضرین میں موجود اہل حدیث جو دبکے پڑے تھے۔ اب جیسے زندہ ہو گئے اور نعرے لگا رہے تھے۔

آپ فرما رہے تھے

''آج میں بتا کر جاؤں گا کہ ختم نبوت پر سب سے پہلا ڈاکہ کس نے ڈالا تم لوگ تھے جنہوں نے نبی کی بات کو چھوڑ کر غیر نبی کی بات کو اختیار کیا۔

اسٹیج پر سارے مسالک کے علماء بیٹھے ہوئے تھے آپ نے اپنا چہرہ پچھلی طرف پھیرا تو مختار احمد گجراتی پر نظر پڑی جو بریلوی مسلک سے تعلق رکھتے تھے ان کی طرف اشارہ کیا

''ایک یہ قبروں کے پجاری بیٹھے ہوئے ہیں''

ساتھ ہی شیعہ مسلک کے علامہ ع غ کراروی بیٹھے ہوئے تھے۔ کراچی سے تعلق تھا۔ علامہ سے بھی کافی بے تکلفی تھی لیکن اس روز سب روا تھا۔ ان کی طرف ہاتھ سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا

''اور یہ بھی آئے ہیں گھوڑوں کے پجاری' ختم نبوت کانفرنس میں''

کسی میں جرات نہ تھی کہ اس روز احسان الٰہی ظہیر کو روکتا یا ٹوکتا وہ بانکا سجیلا جوان اپنی دھن میں مگن چلا جا رہا تھا۔ آپ نے تقریر ختم کی' مجمع اکھڑ گیا نہ کسی نے اس کے بعد ٹھہرنا چاہا نہ جواز تھا کہ

اک طلوع آفتاب' دشت و چمن سحر سحر

(ص نمبر160 تا162)

آپ کے قلم سے منظر شہود پر آنے والی کتب میں اردو زبان میں ''مرزائیت اور اسلام'' عربی میں ''القادیانیہ'' قابل ذکر ہیں بلکہ ''القادیانیہ'' دیگر زبانوں میں ترجمہ کے ساتھ بھی متعدد بار چھپ چکی ہے۔

حافظ ابراھیم صاحب کمیر پوری رحمہ اللہ

قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کیلئے علماء کی محنت وکوشش بجا لیکن مرزائیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکنے کی سعادت حضرت حافظ صاحب رحمہ اللہ کے حصے میں آئی یہ بھی یک قابل تحریر بات تھی جسے حذف کیا جارہا ہے۔

آپ کی لاجواب تصانیف درج ذیل ہیں۔

☆ مرزا غلام احمد قادیانی کے دس جھوٹ مع جواب الجواب

☆ مولانا ثناء اللہ اور مرزا ☆ فسانہ قادیان

حضرات! تحریر طوالت کا شکوہ کررہی ہے جبکہ علماء ربانین اوران کی ایک سے بڑھ کر ایک تحفظ ختم نبوت کے لئے خدمات سامنے آرہی ہیں ابھی تو شیخ العرب والعجم سید بدیع الدین شاہ صاحب راشدی قدس سرہ کے بذریعہ قلم وقرطاس قادیانیت پر تابڑ توڑ حملوں کا ذکر باقی تھا۔ ابھی اس مرد مجاہد کا بھی ذکر نہیں ہوا۔ جو کئی مجالس لگانے کے باوجود نہ سنبھلنے والے قادیانی مناظروں کو آغاز گفتگو ہی میں ایسا سبق سکھلاتے کہ وہ دوبارہ کبھی بدکنے کی کوشش نہ کرتے۔

آہ! زمین کھا گئی آسمان کیسے کیسے

میری مراد حجۃ اللہ علی الارض حافظ عبدالمنان محدث نورپوری رحمہ اللہ

میرا قلم اپنے اکابر کی خدمات کے ذکر خیر میں تحریر نہ روکنے پر مجبور کررہا ہے مگر طوالت کے خوف سے اس دعا کیساتھ ہی اختتام کررہا ہوں۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم و تب علینا انک انت التواب الرحیم (آمین)